© rasailojaraid.com

مولانا ہاشمی

اسلامی نظریاتی کونسل

اور فقہی آراء

اسلامی نظریاتی کونسل زیر بحث مسائل میں عموماً زبانی بحث و تمحیص کے بعد ہی کوئی متفقہ رائے قائم کرتی ہے۔ مولانا سید محمد متین ہاشمی کونسل کے بعض اجلاسوں میں شرکت نہ کر سکے تو چند مواقع پر اپنی رائے کو تحریری شکل میں لکھ بھیجا۔ مولانا مرحوم کی وہ فقہی آراء کونسل کے شکریے کے ساتھ عام استفادے کے لیے قارئین کی نظر ہیں (ادارہ)

عورتوں کو مزارات کی زیارت کے لیے اجازت کا مسئلہ

بحوالہ مجوزہ ایجنڈا برائے اجلاس نہم

اسلامی نظریاتی کونسل نمبر ۳ گذارش ہے کہ راقم الحروف کی رائے میں عورتوں کو مزارات کی زیارت کے لیے ہندوستان جانے کی اجازت دینا شرعاً اور مصالح کلیہ کے تحت درست نہیں ہے۔ اپنے اس موقف کی تائید میں درج ذیل نکات پیش خدمت ہیں۔

۱۔ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا الخ

(مسلم ص ۳۱۴ جلد ۱، نسائی ص ۲۸۶ جلد ۱، مشکوٰۃ ص ۱۵۴ جلد ۱)

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے تمہیں زیارۃ قبور سے منع کیا تھا۔ پس اب تم زیارۃ قبور کیا کرو۔ ابن ماجہ ص۲۴۵ ج۱ کی روایت میں فزوروہا کے بعد فانھا تزھد فی الدنیا وتذکر الاخرۃ کے الفاظ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق زیارۃ قبور کی مردوں اور عورتوں دونوں کو اجازت معلوم ہوتی ہے لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زوارات القبور۔ رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ۔

امام ترمذی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

قد رائی بعض اھل العلم ان ھذا کان قبل ان یرخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زیارۃ القبور فلما رخص دخل فی رخصتہ الرجال والنساء وقال بعضھم انما کرہ زیارۃ القبور للنساء لقلۃ صبرھن وکثرۃ جزعھن

(ترمذی ص۱۷۱ ج۔۱)

ترجمہ: بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ لعنت والی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت قبور کی اجازت دینے سے قبل کی ہے پھر جب آپ نے زیارت قبور کی اجازت دے دی تو اس میں عورتیں اور مرد دونوں داخل ہیں لیکن بعض اہل علم کے ہاں عورتوں کے لیے زیارت قبور مکروہ ہے اس لیے کہ عورتوں میں صبر کم اور جزع فزع زیادہ ہوتا ہے۔ امام ترمذی کی مندرجہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے زیارۃ قبور اور عدم زیارت قبور کے سلسلے میں علماء کے دو گروہ ہیں جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کی اجازت دیتے ہیں ان کا مستدل یہ حدیث مسلم ہے۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کیف اقول یا رسول اللہ تعنی فی زیارۃ القبور قال قولی السلام علی اھل الدیار من

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا و المستاخرین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون۔ (رواہ مسلم ص ۳۱۴ ج ۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ زیارۃ قبور کے وقت میں کیا کہوں؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا اس طرح کہو السلام علی اھل الدیار من المومنین والمسلین الخ

مجوزین زیارت قبور للنساء اس حدیث سے یوں استدلال کرتے ہیں کہ آپ نے منع نہیں فرمایا بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خود دعاء بتلائی جس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے زیارت قبور صحیح ہے۔ چنانچہ اشعۃ اللمعات صفحہ نمبر ۷۶۳ جلد نمبر ۱ میں ہے۔

وایں دلالت دارد بر جواز زیارۃ مر نساء را و بر آں کہ حدیث لعن پیش از رخصت بود۔

ترجمہ: یہ حدیث بالخصوص عورتوں کے لیے جواز زیارت قبور پر اور اس بات پر کہ لعنت والی حدیث زیارت قبور سے پہلے کی ہے یہ دلالت کرتی ہے۔

صاحب اعلاء السنن علامہ ظفر احمد عثمانیؒ اس استدلال کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

قلت لا دلالۃ فیہ علی ذلک فان الحدیث انما سیق لتعلیم السلام علی اھل القبور دون اباحۃ الزیارۃ للنساء وقد تمر المرأۃ علی اھل القبور فی مسیرھا من غیر قصد الزیارۃ فتحتاج الی التسلیم علیھم فلا یلزم من تعلیمہ لھن اباحۃ الزیارۃ قصداً لاسیما وقد علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کونہ یدفن فی بیت احدی ازواجہ فلعلہ علمھا السلام علی اھل القبور لاجل ذالک۔

(اعلاء السنن ص ۲۷۸ ج ۸)

ترجمہ: اس حدیث میں عورتوں کے لیے جواز زیارۃ قبور کی کوئی دلیل نہیں ہے اس حدیث میں تو صرف اتنا بتلایا گیا ہے کہ اہل قبور پر سلام کس طرح پڑھا جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ تو معلوم نہیں ہوتا کہ عورتوں کے لیے زیارت قبور صحیح ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ عورت کا سفر میں بغیر قصد و ارادہ کے قبرستان پر سے گذر ہوتا ہے تو اسے قبرستان والوں پر سلام کرنا پڑ جاتا ہے۔ آپ کے حضرت عائشہ کو سلام و دعاء سکھانے سے کہیں یہ لازم نہیں آتا کہ عورت قصد و ارادہ کے ساتھ زیارت قبور کرے اور ممکن ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواج مطہرات کے گھروں میں سے کسی گھر میں دفن ہونے کا علم ہو اس بنا پر آپ نے حضرت عائشہؓ کو اہل قبور پر سلام کرنا سکھلایا ہو۔

۲۔ مجوزین زیارت قبور للنساء والوں کا دوسرا مستدل حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ہے جو ترمذی ص ۱۲۵ ج ۱ میں ہے۔

عن عبد اللہ ابن ابی ملیکۃ قال توفی عبد الرحمٰن ابن ابی بکر بالحبشی قال فحمل الی مکۃ فدفن فیہا فلما قدمت عائشۃ رضی اللہ عنہا اتت قبر عبد الرحمٰن بن ابی بکر (چند سطروں کے بعد ہے) ثم قالت حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شہدتک ما زرتک۔ (ترمذی ص ۱۲۵ جلد: ۱)

ترجمہ: عبداللہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کا حبشہ میں انتقال ہوگیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کی لاش کو حبشہ سے مکہ مکرمہ لا کر دفن کیا گیا۔ جب حضرت عائشہؓ مکہ مکرمہ تشریف لائیں تو عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی قبر پر بھی آئیں (دعا کے بعد) آپ نے فرمایا اگر میں بوقت موت تمہارے پاس موجود ہوتی تو تمہیں وہیں دفن کرتی جہاں تمہارا انتقال ہوا تھا اور اگر میں موت کے وقت تمہارے پاس ہوتی تو تمہاری قبر کی زیارت کے لیے سفر کر کے نہ آتی۔ امام ترمذی اس حدیث کو باب ماجاء فی الزیارۃ للقبور للنساء میں لائے ہیں جس سے زیارت قبور للنساء کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس حدیث سے بھی استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ خود فرماتی ہیں " لو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شهدتك ما زرتك " اگر بوقت موت میں تمہارے پاس موجود ہوتی تو میں سفر کر کے زیارت قبر کے لیے نہ آتی بلکہ میں مجبور ہو کر آئی ہوں ۔ اگر تمہاری موت کے وقت حاضر ہوتی تو زیارت کے لیے نہ آتی کیونکہ عورتوں کے لیے زیارت قبور مکروہ ہے یہی جواب علامہ ظفر احمد عثمانیؒ نے بھی دیا ہے ۔ ملاحظہ ہو اعلاء السنن صـ ۲۷۹ ج ۸ ۔

علماء کا دوسرا گروہ جو عورتوں کے لیے زیارت قبور کی اجازت نہیں دیتا ان کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں ۔

۱ ۔ حضرت عائشہ کی حدیث ۔

کیف اقول لهم یا رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قولی السّلام علی اهل الدیار کی شرح کرتے ہوئے امام نووی لکھتے ہیں

فیه دلیل لمن جوز للنساء زیارة القبور وفیها خلاف للعلماء وهی ثلثة اوجه لاصحابنا احدها تحریمها علیهن لحدیث لعن الله زوارات القبور والثانی یکره والثالث مباح ویستدل له بهذا الحدیث وبحدیث کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها ویجاب عن هذا بان نهیتکم ضمیر ذکور فلا یدخل فیه النساء علی المذهب الصحیح المختار ۔

(نووی شرح مسلم صـ ۳۱۱ ج : ۱)

ترجمہ : اس میں دلیل ہے ان لوگوں کے لیے جو عورتوں کے لیے زیارت قبور کو جائز قرار دیتے ہیں اور اس میں علماء کا اختلاف ہے ۔ ہمارے اصحاب کے ان میں تین قول ہیں ۔ ۱ عورتوں کے لیے زیارت قبور حرام ہے ۔ حدیث لعن الله زوارات القبور کی رو سے ۲ دوسرا قول کہ مکروہ ہے ۳ تیسرا قول یہ ہے کہ مباح ہے ۔ مباح کہنے والوں نے اس حدیث عائشہ اور حدیث کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها سے استدلال کیا ہے ۔ ان کا جواب یہ ہے کہ نهیتکم میں ضمیر مذکر استعمال کی گئی ہے اس بنا پر اس اجازت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں عورتیں داخل نہیں ہیں۔ علی المذھب الصحیح المختار فی الاصول
۲۔ کنت نھیتکم عن زیارہ القبور فزوروھا کی شرح کرتے ہوئے امام نووی لکھتے ہیں۔

واجمعوا علی ان زیارتھا سنۃ لھم اما النساء ففیھن خلاف لاصحابنا ما قدمناہ وقدمنا ان من منعھن قال النساء لا یدخلن فی خطاب الرجال وھو الصحیح عند الاصولیین۔

(ص ۳۱۴ ج ۱۔)

ترجمہ: اس بات پر تو اجماع ہے کہ مردوں کے لیے زیارت قبور مسنون ہے۔ عورتوں کے بارے میں ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے جس کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی پہلے بیان کر چکے ہیں کہ جن لوگوں نے عورتوں کے لیے زیارت قبور کو منع کیا ہے ان کا استدلال یہ ہے کہ نھیتکم میں ضمیر مذکر ہے جس میں مردوں کو خطاب ہے نہ کہ عورتوں کو اصولیین کے ہاں یہی مذہب صحیح ہے۔

ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال فی شرح السنۃ الاذن فی زیارۃ القبور للرجال خاصۃ عند اھل العلم واما النساء فقد روی ابوھریرۃ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لعن زوارات القبور.... ومنھم من قال لا یکرہ اذا امنت الفتنۃ۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۱۱۲ ج ۴)

ترجمہ: عام اہل علم کے ہاں زیارت قبور کی اجازت مردوں کے ساتھ خاص ہے اور عورتوں کے لیے تو ابو ہریرہ کی روایت ہے لعن زوارات القبور..... اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ مکروہ نہیں ہے انہوں نے شرط لگائی ہے کہ جب فتنہ کا خوف نہ ہو۔ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو منع کرنے والے حضرات حضرت عائشہ کی اس حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں

© rasailojaraid.com